بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

212

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۵ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش | ۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۵ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۵۴

مدینۃ المسیح

لاہور ۴ ماہ امان سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام بذریعہ فون جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے حسب ذیل اطلاع دی ہے۔ حضور کی طبیعت آج دن میں اچھی رہی۔ اس وقت سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ اہل بیت خیریت سے ہیں۔

قادیان ۴ ماہ امان حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت آہستہ آہستہ رو بصحت ہو رہی ہے۔ پھوڑے کی ابھی تکلیف ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت درد معدہ کی وجہ سے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل انسپکٹر تعلیم و تربیت و چودھری عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے جماعت ہائے احمدیہ چک نمبر ۵۶۵ گ ب سیدوالا اور بنڈی چری کے دورہ سے واپس آ گئے۔

...ر الفضل قادیان — ۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

...حرار کی جماعت احمدیہ کے مرکز میں انتہا درجہ کی بدزبانی

از ایڈیٹر

احرار کا دعوےٰ ہے کہ حق و صداقت ...ں کے پاس ہے۔ سچے اور حقیقی اسلام کے ...وہ حامل ہیں۔ اور خلاف اسلام اعمال اور ...ائد کو مٹانا اور صحیح اسلام دنیا میں قائم ...ا ان کی تخلیق کی اصل غرض و غایت ہے۔ ...ں ادعا کے ساتھ ہی وہ یہ بھی سمجھتے ہیں۔ اور ...ہتے کیا علی الاعلان کہتے اور اپنے طریق ...ں سے اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ اگر ...یسائی آریہ اور سکھ سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں ...مرتد کر کے اپنے ساتھ ملا لیں۔ اور آئے دن ...سلمان نوجوان عورتوں کو ان کے خاوندوں ...ے جدا کر کے اپنے قبضہ میں لاتے رہیں ...وئی بات نہیں۔ پھر غیر مسلم چاروں طرف ...ے اسلام پر ناپاک سے ناپاک حملے کرتے ...یں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ...ی ذات بابرکات پر گندے سے گندے ...زام لگائیں۔ اور مسلمانوں کو بدترین مخلوق ...ار دیں۔ تو کوئی ہرج نہیں۔ اسی طرح اگر دنیا میں ...کاری اور بدکرداری انتہا کو پہونچ جائے ...سلام کی صریح اور واضح تعلیمات کی اور تو ...ر خود مسلمان کہلانے والے کھلم کھلا ...اف ورزی کریں۔ تو کوئی پرواہ نہیں ...یکن کسی کا احمدیت میں داخل ہونا اتنا بڑا ...رم اتنا بڑا گناہ اور اتنا بڑا اندھیر ہے ...ہ اسے احراری برداشت نہیں کر سکتے۔ ...ر جماعت احمدیہ کو نقصان پہونچانے

کے لئے ناجائز سے ناجائز اور شرمناک سے شرمناک حرکات کا مرتکب ہونا جائز سمجھتے ہیں۔ حالانکہ جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے۔ جو ساری دنیا میں اسلام کا بول بالا کر رہی۔ اور دنیا کے کناروں تک اسلام کی دعوت پہونچا رہی ہے۔ اور اس خوبی کے لحاظ سے ایسی ممتاز ہے۔ کہ آج نہیں بلکہ آج سے کئی سال قبل جبکہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں اور ان کے نتائج اس قدر نمایاں نہ ہوئے تھے۔ جس قدر خدا تعالےٰ کے فضل سے آج ہو رہے ہیں۔ اس وقت احرار کے "دماغ" اور ان کے "فدائے حریت" چودھری افضل حق صاحب نے جنہیں اب احرار مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے مستحق سمجھتے۔ اور ان کی یادگار کے طور پر شائع ہونے والے اخبار "افضل" کی پیشانی پر لکھتے ہیں۔ ایک موقعہ پر لکھا تھا۔

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چونکا کر دیا۔ مگر حسب معمول جلدی خواب گراں طاری ہو گئی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد کا دامن فرقہ بندی کے دامن سے پاک نہ ہوا۔ تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے"۔

(فتنہ ارتداد اور پولٹیکل قلابازیاں صفحہ ۴۶)

جس جماعت کے متعلق احرار کے سب سے بڑے لیڈر اور مفکر کا یہ اعلان ہو۔ اس کی مخالفت اور تخریب کو اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد بنا لینے والے احرار اگر جھوٹ۔ فریب۔ دھوکہ۔ دغابازی اور انتہا درجہ کی بدزبانی اور بدگوئی سے کام نہ لیں۔ تو اور کیا کریں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف اٹھتے ہی انہوں نے اس قسم کے بودے ہتھیاروں سے کام لینا شروع کر دیا۔ اور آج تک باوجود ناکامی پر ناکامی اور نامرادی پر نامرادی کے جماعت احمدیہ کے خلاف یہی طریق عمل اختیار کئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ احرار کی یہ روش شرفا اور سنجیدہ مزاج لوگوں کے نزدیک بجائے خود جماعت احمدیہ کی صداقت اور احرار کی باطل پرستی کا نہایت کھلا اور واضح ثبوت ہے۔ اور یہ ثبوت ایک بار پھر احرار نے اس وقت مہیا کیا۔ جب ۲۔۳ مارچ کو قادیان میں سیرت النبی کے نام سے جلسہ کر کے اس میں وہی شرمناک اور قابل ملامت حربے استعمال کئے۔ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے

احرار نے کئی دن پہلے سے اخبارات میں شور مچا رکھا تھا۔ کہ وہ قادیان میں سیرۃ النبی کا جلسہ کرینگے۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثل سیرت کے متعلق ان کے علماء زبردست تقریریں کریں گے۔ لیکن دراصل یہ محض دھوکہ اور فریب کی ٹٹی تھی۔ جس کی آڑ میں احرار جماعت احمدیہ کے خلاف زہر اگلنا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے دونوں دن زہر اگلی اور پیٹ بھر کر اگلی۔ اور اس طرح سمجھ لیا۔ کہ وہ بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کو دھوکہ دہی کی آڑ بناتے ہوئے نہ شرمائیں۔ جو دنیا جہان کی بدزبانی اور فحش کلامی کے لئے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسہ کا موقعہ منتخب کریں۔ اور جن کی فطرتیں اس قدر مسخ ہو چکی ہوں۔ کہ اسلام اور بانیٔ اسلام کو غیروں کے سامنے (نعوذ باللہ) ذلیل کرنے سے دریغ نہ کریں ان کی ذلیل ترین حرکات کا کسی اور کو کیا گلہ ہو سکتا ہے۔

غرض احرار نے دونوں دن جماعت احمدیہ کے مقدس بانی اور موجودہ پیشوا کے خلاف اس قدر بدزبانی اور بے ہودہ سرائی کی۔ کہ انسان تو انسان قادیان کے در و دیوار بھی تھرا اٹھے۔ جماعت احمدیہ تو اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل میں بے حس و حرکت تھی ہی مگر قیام امن کی ذمہ دار پولیس

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

نے کامل خاموشی اختیار کئے رکھی۔ اور اپنے رویہ سے بدزبان اور بدکلام احرار کو اور زیادہ بے باک بناتی رہی۔ پولیس اور ذمہ دار حکام کا یہ رویہ بتاتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک شرافت۔ امن پسندی۔ اور قانون کے احترام کی کوئی قدروقیمت نہیں۔ وہ فتنہ و شرارت کے آگے جھکتے اور قانون شکن لوگوں کی امداد کرتے ہوئے گویا بدامنی پھیلانے کا خود موجب بنتے ہیں۔ مگر ہم انہیں بتائے دیتے ہیں۔ کہ جس طرح احرار بدزبانی اور فحش کلامی کے ذریعہ ہمارے مقابلہ میں کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ اور نہ کچھ بگاڑ سکتے ہیں اسی طرح نافرض شناس اور نااہل حکام بھی ہمیں جنبہ داری کے ذریعہ جادہ صواب سے ہٹانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور ہم دردمند قلوب کے ساتھ اس احکم الحاکمین کی بارگاہ میں جھکتے ہوئے التجا کرتے ہیں۔ کہ وہ مشکلات اور تکالیف کے طوفان میں ہمیں محض اپنے فضل سے ثبات قدم عطا فرمائے۔ ظالموں اور سرکشوں کو سمجھ و عقل عطا کرے۔ تاکہ وہ اپنے خالق و مالک کو پہنچانیں۔ اور اگر ان کے مقدر میں یہ نہیں۔ تو ہمارے رستے سے انہیں ہٹا دے۔ خواہ وہ عوام ہوں یا خواص، حاکم ہوں یا محکوم۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی لاہور کی تازہ تقریر اور غیر احمدی نوجوان

لاہور ۲۶ فروری بحضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کل کی تقریر کے بعد میں نے چند غیر احمدی نوجوانوں کو آپس میں باتیں کرتے ہوئے سنا۔ اُن میں سے ایک نے دوسرے کو کہا کہ:۔

اگر اب بھی تم نے Communists کی تائید کی تو تم پر لعنت ہے۔

خاکسار (حضرت مولوی) شیر علی (صاحب) عفی عنہ

یو۔پی میں اسلام سے مرتد ہونے والوں کو بچائیے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی پانچہزاری فوج میں داخل ہو جائیے

حضرت امیر المومنین و المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خواہش کہ پانچ ہزار مبلغ تیار کئے جائیں۔ اس کی تیاری تو ہو رہی ہے۔ لیکن اس سکیم کو جلد عملی جامہ پہنانے کی اور انگلی کٹا کر شہیدوں میں شامل ہونیکی ایک صورت یہ ہے کہ ایسے احباب آگے بڑھیں جو ہر سال ۱۵ دن تبلیغ کے لئے وقف کیا کریں۔

یہ کچھ مشکل امر نہیں۔ ہر شخص سال میں کچھ حصہ فارغ رہتا ہے۔ طلباء۔ اساتذہ۔ پروفیسر وکلاء۔ بیرسٹر۔ گورنمنٹ ملازمین۔ زمیندار اور دیگر پیشہ ور غرضیکہ ہر شخص کچھ وقت دے سکتا ہے۔ پس چاہئے۔ کہ احباب جلد اپنے نام پیش کریں۔ مجلس مشاورت سے قبل اپنے نام دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس وقت کو کھو کر کف افسوس ملنا پڑے۔ بیعت کے اس عہد کو یاد کریں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ (ناظر دعوت تبلیغ)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا دورہ

حضرت صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب اے آر او لاہور ایریا احمدیہ گیریزن کمپنی کے لئے احمدی نوجوانوں کو بھرتی کرنے کے لئے ۱۰۔۱۱۔۱۲ مارچ ضلع گجرات اور ۱۳۔۱۴۔۱۵ مارچ ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں میں دورہ کرینگے۔ نظارت ہذا کی طرف سے ہر دو ضلعوں میں کارکن بھجوائے جا رہے ہیں۔ مقامی جماعتوں کے مشورہ سے وہ ضلع کے مناسب مقامات تجویز کرینگے۔

(ناظر امور عامہ)

احرار کے اعتراضات کے جواب کیلئے جماعت احمدیہ کا جلسہ

قادیان ۳ مارچ۔ ۲۔۳ مارچ کو احرار نے یہاں ایک جلسہ سکھوں کے احاطہ میں منعقد کیا۔ جسے یوں تو جلسہ میلاد النبی کا نام دیا گیا تھا۔ مگر حسب عادت اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی کا ذریعہ بنایا گیا۔ اس میں جو اعتراضات کئے گئے۔ ان کے جوابات دینے کیلئے آج مسجد اقصیٰ میں بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں (۱) مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل (۲) مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل (۳) مولوی عبد الرحمٰن صاحب بشر مولوی فاضل (۴) حافظ محمد عمر صاحب مولوی فاضل (۵) قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی نے تقاریر کیں۔ صاحب صدر بھی اپنے خیالات کا وقتاً فوقتاً اظہار کرتے رہے۔ اور مختلف اصحاب نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں جناب قریشی ضیاء الدین صاحب بی۔اے ایل ایل بی پلیڈر نے حسب ذیل ریزولیشن پیش کیا جو متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔

ریزولیشن

"جماعت احمدیہ کا یہ جلسہ گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ احرار نے جو جلسہ مورخہ ۲۔۳ مارچ ۱۹۴۵ء کو سیرت النبی کے نام سے کیا ہے۔ وہ محض بہانہ تھا۔ کیونکہ انہوں نے اس جلسہ میں اس بہانہ سے مقدس بانئی سلسلہ احمدیہ اور ہمارے موجودہ پیارے اور واجب الاطاعت امام ایدہ اللہ کو نہایت گندی گالیاں دی ہیں۔ اور نہایت بے بنیاد اور گندے اور ناشائستہ حملے کئے ہیں۔ یہ جلسہ احرار کے اس رویہ پر غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ کو اس بات کی توجہ دلاتا ہے کہ قادیان چونکہ احمدیوں کا مقدس مرکز ہے۔ اس لئے اس جگہ اس قسم کی دریدہ دہنی جماعت احمدیہ کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسے دریدہ دہنوں کو جو اپنی اشتعال انگیز تقریروں سے گورنمنٹ کے دو فرقوں میں منافرت کے جذبات پیدا کرتے ہیں قرار واقعی سزا دے۔"

۲۔ یہ جلسہ قرار دیتا ہے۔ کہ اس ریزولیوشن کی نقل ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور۔ اور پنجاب گورنمنٹ اور پریس کو بھیجی جاوے۔

جلسہ دعا کے بعد بخیر و خوبی اور نہایت کامیابی کے ساتھ قریباً ۱۱ بجے شب اختتام پذیر ہوا مسجد اقصیٰ سامعین سے بھری ہوئی تھی۔ اور آلہ نشر الصوت کے ذریعہ آواز بیرونی محلوں تک بخوبی سنی جا سکتی تھی + (نامہ نگار)

السابقون الاولون میں شامل ہونا آپ کا پہلا حق ہے

تحریک جدید کے ہر اس سپاہی سے جو دفتر اول کے گیارھویں سال یا دفتر دوم کے سال اول یا ترجمۃ القرآن کے جہاد میں شمولیت کی سعادت کا فخر رکھتا ہے۔ عرض کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو ۱۵ اپریل ۱۹۴۵ء تک ادا کرنے کی اس لئے جدوجہد کرے۔ کہ اس طرح وہ السابقون الاولون کی صف اول میں آ جائے گا۔ چونکہ آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ السابقون الاولون میں شامل ہونے کے لئے کوشش کرنا آپ کا فرض ہے۔ ابھی سے ایسا ماحول پیدا کریں۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۵ اپریل سے قبل ادا کر سکیں۔

خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید

درخواست دعا

لاہور سے بذریعہ تار محمد شریف صاحب درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کا لڑکا بیمار ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت کے لئے دعا کریں +

"دیوانہ وار تبلیغ احمدیت میں لگ جاؤ" مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ

معجزہ شق القمر

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ جو شق القمر کا ہے۔ اس کے متعلق وضاحت سے بیان کیجئے۔ اگر ہم یہ معجزہ کسی غیر مسلم کے سامنے پیش کرنا چاہیں۔ تو کس رنگ میں کریں؟

سوال تو مختصر سا بیان کیا گیا ہے۔ مگر یہ وہ سوال ہے۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک پوری کتاب سرمہ چشم آریہ لکھنی پڑی۔ اور آپ تو اس پر بھی مزید وضاحت چاہتے ہیں۔ میرے نزدیک کسی غیر مسلم کے سامنے اس معجزہ کو پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت تو ایسے معجزات سے ثابت ہے۔ جو آج بھی زندہ موجود ہیں۔ کیا قرآن مجید یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود باجود یا اسلام کا ہر زمانہ میں باثمر معجزانہ مذہب ہونا۔ یا اسلام کی بے نظیر تعلیم یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر زمانہ کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیاں یا حضور کے معجزانہ اخلاق اور غیر معمولی نصرت الٰہی کوئی کم درجہ کے معجزات ہیں۔ کہ ایک قابل تاویل مقامی معجزہ کو چودہ سو سال کے بعد پیش کر کے ہم حضور کی صداقت ثابت کریں۔ قرآن مجید جو آپ لائے تھے وہ اب بھی کہہ رہا ہے۔ کہ میری مثل تو لا کر دکھاؤ۔ بھلا اس کے آگے شق القمر کی کیا حقیقت ہے۔ وہ تو ایک مختص المقام اور آنی بات تھی۔ جسے کسی نے دیکھا کسی نے نہ دیکھا۔ کسی نے کچھ سمجھا کسی نے کچھ۔ اب اگر ہم اس کی کوئی توجیہہ کریں۔ اور اسے ایک کشف بتائیں۔ تو مخالف کہدینگے کہ یہ تو معمولی بات ہے۔ یہ بھلا کیا معجزہ ہوا۔ اگر یہ کہہ دیں۔ کہ واقعی چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ تو اس کا ثبوت موجودہ زمانہ میں چودہ صدیوں بعد دینا بہت مشکل ہے۔ اگر کہیں کہ وہ ایک قسم کا چاند گرہن تھا۔ تو بھلا اس میں عجیب بات کیا ہوئی۔ اور اگر کہیں کہ یہ صرف ایک پیشگوئی ہے جس کے معنے ہیں کہ کفار عرب کی سلطنت تباہ ہو جائیگی۔ تو کہدیں گے کہ یہ لوگ تو معجزات کے ہی منکر ہیں۔ اور تاویلوں پر اتر آئے ہیں۔

غرض صرف ایسی بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا انحصار رکھنا عقلمندی نہیں ہے۔ اور کسی تاریخی واقعہ پر رسولوں اور مذاہب کی صداقت کی بنیاد رکھی بھی نہیں جا سکتی۔ ورنہ جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر سے زندہ بچ نکلنے کے واقعہ کے ثابت ہو جانے پر موجودہ دین مسیحی کی عمارت یکدم سرنگوں ہو گئی ہے۔ اسی طرح اسلام کی بنیاد کے متزلزل ہو جانے کا بھی خوف ہوتا۔ اسی وجہ سے ہمارا مذہب ایسے دائمی معجزات اور مستقل اندرونی کمالات اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ اس کا انحصار کسی ایک تاریخی واقعہ پر نہیں ہے۔ نہ ہمیں حقیقی عظیم الشان باتیں چھوڑ کر آج صرف شق القمر کو پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہاں اگر کوئی غیر مسلم از خود اعتراض کرے۔ تو اسے کتاب سرمہ چشم آریہ مطالعہ کے لئے دینی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دینا چاہیئے۔ کہ ہمارے دین کا پرانے قصوں پر مدار نہیں ہے۔ پھر قصہ بھی ایسا جس کی بیک وقت کئی تاویلیں ہو سکتی ہیں۔ ہمارا دین تو ہمیشہ تازہ بتازہ نشانات سے اپنی صداقت ثابت کرتا رہا ہے۔ اور اس میں کئی ایسے معجزات ہیں۔ جو اس وقت سے لے کر اب تک نہ صرف یہ کہ پرانے اور مشکوک نہیں ہوئے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ آب و تاب اور چمک دمک کے ساتھ مشرق اور مغرب کو یکساں منور کر رہے ہیں۔ اور کوئی سائنس کوئی فلسفہ اور کوئی مذہب اس کے مقابلہ پر دم نہیں مار سکتا۔

میں اوپر ذکر کر آیا ہوں کہ یہ معجزہ متکلمین نے کئی معنوں میں لیا ہے۔ ایک مطلب تو یہ ہے کہ واقعی چاند پھٹ گیا تھا۔ دوسرا یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کشف تھا جس میں بعض کفار اور مسلمان جو حاضر مجلس تھے وہ بھی شریک ہو گئے تھے۔ اور معجزہ کا حصہ اتنا ہے کہ آپ نے فرمایا دیکھو میری صداقت کے اظہار کے لئے چاند پھٹا۔ اور بعض لوگوں نے بھی وہ کشفی نظارہ دیکھ لیا۔ تیسرے یہ کہ چاند گرہن تھا۔ مگر ایسا کہ چاند معلوم ہوتا تھا۔ گویا دو ٹکڑوں میں ہے۔ پھر گرہن ہٹتے ہی وہ ثابت معلوم ہونے لگا۔ اور یہ نبی آخر الزمان کا نشان ہو گا جیسا کہ رمضان میں سورج اور چاند گرہن مہدی علیہ السلام کے لئے مشہور نشان تھے۔ اور ایسے نشانات عوام کے لئے کسی پیمبر کے آنے سے پہلے مشہور ہوتے ہیں۔

چوتھے یہ کہ کوئی بڑا شہاب ثاقب اس وقت چاند کی کشش کے دائرہ میں آ جانے کی وجہ سے اس سے ٹکرایا یا پاس سے ہی روشن حالت میں گذر گیا۔ اور لوگوں نے اسے چاند کا ٹکڑا سمجھا۔ پھر آگے جا کر وہ بجھ گیا۔ جس سے خیال ہوا کہ چاند پھر ایک ہو کر جڑ گیا ہے۔ وہ دن حج کے تھے۔ اور چاند نا مکمل تھا۔ اس نظارہ کو شق القمر سے تعبیر کیا گیا۔ معجزہ صرف یہ تھا۔ کہ کفار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ مانگا۔ آپ نے فرمایا کہ لو یہ معجزہ لو۔ یہ امر تو قدرت کے بعض قوانین کے مطابق مقدر ہی تھا۔ مگر اس کا مطالبہ کے وقت دکھایا جانا معجزہ ہو گیا۔ جس طرح دو سال ہوئے کئی احمدی ریل میں سوار جا رہے تھے۔ تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ احمدیت کو میں تب سچ مانوں جو یہ چلتی ہوئی گاڑی ابھی کھڑی ہو جائے۔ خدا کی قدرت کہ اسی وقت گاڑی کھڑی ہو گئی۔ اور سب غیر احمدی مبہوت رہ گئے۔ گاڑی کو تو گارڈ نے کسی ضرورت کی وجہ سے ٹھہرایا ہو گا۔ اور اس نے ٹھہرنا ہی تھا۔ مگر مطالبہ کے وقت ایسا ہو جانا کرامات بن گیا۔ اسی طرح وہاں بھی ہوا۔

پانچویں یہ کہ یہ صرف پیشگوئی ہے۔ اصل واقعہ کوئی نہ تھا۔ اور اس قرآنی پیشگوئی سے یہ مراد تھی۔ کہ وقت آ گیا ہے۔ کہ کفار عرب کی طاقت توڑ دی جائے۔ کیونکہ چاند عرب کا قومی نشان تھا۔ اور اس پر اگلی آیت بھی شاہد ہے۔ ولقد جاءھم من الانباء ما فیہ مزدجر۔ یعنی ہم نے ان کو یہ انذاری پیشگوئی بتا دی ہے۔ حکمۃ بالغۃ فما تغن النذر اور بلیغ حکمت یعنی استعارہ کے رنگ میں بتائی ہے۔ مگر ڈرانے والے نشانوں سے عموماً لوگ فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اس کے سوا بھی ممکن ہے کہ شق قمر کی اور تاویلات ہوں۔ آپ جس طرف چاہیں اسے لگا سکتے ہیں۔ کیونکہ واقعہ ہمارے سامنے کا نہیں ہے۔ اگر ظاہری معنے بھی لے لیں۔ تو خدا کی قدرتوں سے کیا بعید ہے۔ آپ حضور کی انگلیوں میں سے پانی کے چشمے جوش مارنے کا یقین رکھتے ہیں یا سینکڑوں ایسی باتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ جو حضور نے فرمائیں۔ اور مدتوں کے بعد پوری ہوئیں۔ حالانکہ غیب خصوصاً تفصیلی اور آئندہ کے غیب کا علم انسان کا خاصہ نہیں ہے۔ پھر یہ کہ شق القمر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان معجزات میں شامل نہیں ہے۔ جن کو بقائے دوام کا خلعت عطا ہوا ہے۔ ایک مقامی اور وقتی بات تھی۔ اور آج سے قریباً ڈیڑھ ہزار سال پہلے کا واقعہ ہے۔ نیز تاویل طلب بھی ہے۔ اس لئے اب ثانوی حیثیت رکھتا ہے ؁

حسابداران امانت صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع

جو روپیہ چیکوں کے ذریعہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرنے کے بھیجا جاتا ہے۔ اس پر علاوہ بنک کے کمیشن کے مندرجہ ذیل کمیشن (بنک سے روپیہ منگوانے اور اس کے متعلق دیگر اخراجات وغیرہ پورا کرنے کے لئے) صدر انجمن احمدیہ چارج کریگی۔ یہ کمیشن صرف امانت کی رقوم پر ہی چارج کیا جائے گا۔ چندوں کی رقوم اس سے مستثنٰی ہونگی۔ (۱) پہلے دو ہزار پر ایک آنہ فی سینکڑہ (۲) دو ہزار سے اوپر پانچہزار تک تین پیسے فی سینکڑہ۔ (۳) پانچہزار سے اوپر ۲ پیسے فی سینکڑہ (محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مطالبہ وقف جائداد

وہ دوست جو کوئی جائداد نہیں رکھتے۔ اور انکو کوئی آمد بھی نہ ہو۔ وہ اپنی حیثیت کے مطابق کوئی رقم جو دے سکتے ہوں مقرر کرلیں۔ خواہ ایک دو پیسہ ہی ہو۔ (انچارج تحریک جدید)

بہائیت کے مزعومہ مرکز حیفا کی حقیقت

احمدی احباب سے یہ بات مخفی نہیں۔ کہ بہائیت ایک بیانذہب ہے۔ جس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور حق وصداقت سے دور ہونے کی وجہ سے ارشاد خداوندی مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ کا مصداق ہے۔

بہائیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ ان کا مرکز حیفا ہے اور ان کا قبلہ بقول بہاء اللہ صاحب ان کے مرنے کے بعد ان کی قبر ہوگی (جو عکا سے چار میل کے فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے۔ عصر جدید انگریزی صد ۱۵۹)

اگرچہ بہائیت کو یہاں کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ اور اس کا ذکر کرنا گویا گڑے مردوں کو اکھیڑنے والی بات ہے۔ مگر چونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد ہے۔ کہ بہائیوں کی موجودہ حالت پبلک کے سامنے پیش کی جائے۔ اس لئے میں قارئین الفضل کے سامنے ان کے مزعومہ مرکز کی حقیقت پیش کرتا ہوں۔

اگر ہندوستان کے کسی ایرانی یا غیر ایرانی بہائی کو میرے مندرجہ ذیل بیان میں شک ہو۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ اس مضمون کا عربی یا انگریزی میں ترجمہ کرکے اپنے زعیم شوقی صاحب کو ارسال کریں۔ اور ان سے مطالبہ کریں۔ کہ وہ اس کی عربی میں تردید کریں۔ اور فلسطین کے کسی عربی اخبار میں یا بصورت پمفلٹ و اشتہار اس تردید کو شائع کریں۔ تا حقیقت اور بھی روز روشن کی طرح آشکار ہو۔

حیفا شہر

حیفا ایک پرانا شہر ہے۔ جو فلسطین کے مشہور سلسلہ پہاڑ (جس کا عربی میں جبل الکرمل نام ہے) کے نیچے بحر ابیض متوسط کے ساحل پر آباد ہے۔ گورنمنٹ انگریزی کے فلسطین پر تسلط (انتداب) سے پہلے اس کی آبادی چند ہزار نفوس تھی۔ ترکی حکومت کے زمانہ میں فلسطین میں سب سے بڑی بندرگاہ یافا تھی۔ مگر بعض وجوہ کی بناء پر گورنمنٹ انگریزی نے حیفا کو ہزارہا پونڈ خرچ کرکے سب سے بڑی اور اہم بندرگاہ بنا دیا۔ اور اب بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ مشرق اوسط میں بحر ابیض متوسط کے کنارہ پر حیفا دو بڑی بندرگاہوں میں سے ایک ہے۔

دوسری بات جس کا ذکر کرنا اس جگہ ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے گزشتہ جنگ عظیم میں جہاں عربوں سے معاہدہ کیا تھا۔ کہ بلاد عربیہ میں ان کی مستقل حکومت ہوگی۔ وہاں یہودیوں سے بھی حکومت برطانیہ نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ ان کو فلسطین میں "قومی وطن" بنانے میں مدد دیگی۔ اس وعدہ کے مطابق یہود ہزار ہا کی تعداد میں فلسطین میں لاکر بسائے گئے۔ جس سے فلسطین کے باشندوں میں نمایاں طور پر زیادتی ہوئی۔ اور حیفا بھی ان تین شہروں میں سے ایک ہے۔ جہاں کثرت سے یہود آکر آباد ہوئے۔

آج کل حیفا کی آبادی ایک لاکھ سے کچھ زیادہ ہے۔ اور حیفا تین حصوں میں پھیلا ہوا ہے۔

(ا) ساحل سمندر پر جو مرکزی حیفا کہلاتا ہے۔

(ب) جبل الکرمل کے دامن میں جو ھدار ھاکرمل کہلاتا ہے (ج) جبل الکرمل جو کرمل پہاڑ کے اس انتہائی سرے پر واقع ہے۔ جہاں پہاڑ ٹکرا کر ختم ہوتا ہے۔

۱۸۶۸ء میں ترکی حکومت نے بہاء اللہ صاحب اور ان کی پارٹی کے دوسرے لوگوں کو جو ان کے ہم خیال سمجھے جاتے تھے۔ یا اہل وعیال تھے۔ عکا کے قید خانہ میں (جو اس زمانہ میں اور آج تک بھی بدترین مجرموں کے لئے فلسطین میں مرکزی قید خانہ ہے) بھیجدیا۔ بقول مؤلف عصر جدید مصدقہ عباس ابن بہاء اللہ اس قافلہ کی تعداد ۸۰۔ اور ۸۴ اشخاص تھی۔ (عصر جدید انگریزی ص ۴۲) اور یہ لوگ سبھی ایرانی یا عربی اصطلاح میں "اعجام" تھے۔

آج اس واقعہ پر قریباً ۸۰ سال گزر چکے ہیں۔ بہائیت کا مرکز اب حیفا قرار دیا جاتا ہے۔ حیفا میں بہائیت کی کیا حقیقت ہے۔ مندرجہ ذیل تفصیل سے واضح ہے۔

حیفا میں بہائیوں کا کوئی معبد (عبادت خانہ جسے بہائی اصطلاح میں مشرق الاذکار کہتے ہیں) نہیں ہے۔ کوئی دار التبلیغ یا مشن ہاؤس نہیں۔ کوئی مدرسہ نہیں۔ کوئی دوسری تعلیمی درسگاہ نہیں۔ صرف "جرمن کالونی" واقعہ حیفا میں ان کا ایک مکان ہے۔ جسے بہاء اللہ کے بیٹے عباس نے بنایا۔

اس گھر کا کل رقبہ تقریباً دو کنال زمین ہے۔ اسی میں عبد البہاء عباس نے اپنی زندگی کا ایک حصہ بسر کیا۔ اور اسی مکان میں آج کل بہائیوں کا مزعومہ "زعیم" شوقی صاحب اور ان کا چھوٹا بھائی ریاض رہتے ہیں۔

جبل الکرمل کے انحدار (ڈھلوان) میں ایک زمین واقعہ ہے۔ جس کا رقبہ میرے خیال میں چودہ پندرہ کنال ہے۔ اور بہائیوں کی بدقسمتی سے ایک پبلک سڑک اس کے درمیان میں سے گزاری گئی ہے۔ جو مرکزی حیفا (Haifa Town) سے جبل الکرمل (Upper Haifa) کو جاتی ہے۔ اس سڑک نے اس بہائی رقبہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور ایک قطعہ سے دوسرے قطعہ کو بالکل الگ کر دیا ہے۔

پہلے قطعہ میں جس کا رقبہ قریباً چار پانچ کنال ہے۔ بہاء اللہ کے خاندان کی چار پانچ قبریں ہیں۔ یہ قبریں اسلامی طرز پر نہیں۔ بلکہ بالکل ہموار زمین پر ایک گول سا چار پانچ ستون دار دائرہ بنا کر اوپر سے چھت دیا گیا ہے۔ جس کی شکل یہ ہے

درحقیقت یہ قبرستان ہے۔ جسے باغات کی طرز پر سرو اور دوسرے پھول دار پودوں سے سجایا گیا ہے۔ اس کے ایک طرف کونہ میں ایک دو تین مرلہ میں مکان بھی بنا ہوا ہے۔ جس میں اہل مقبرہ جب آتے ہیں۔ تو آرام کرتے ہیں۔ اور محافظ مقبرہ کے بھی کام آتا ہے۔

اس مقبرہ کو دور سے دیکھنے والا خیال کرتا ہے کہ شاید کوئی پبلک گارڈن ہے۔ مگر درحقیقت یہ مقبرہ ہے۔ اور چونکہ دور انحطاط کا ایرانی دماغ دنیوی آرائش و زیبائش اور اینٹ وگارا میں ہی روپیہ برباد کرنا اپنے لئے باعث فخر خیال کرتا تھا۔ اسی طرح یہ بھی مذکورہ دور کے ایرانی دماغ کا ایک ادنیٰ سا منظر ہے۔

اس قبرستان کے دوسرے حصہ کا رقبہ تقریباً دس بارہ کنال ہے۔ اسے بھی سرو اور پھولدار پودوں سے خوب سجایا گیا ہے۔ اور باغات اور پبلک گارڈنوں کی طرح اس میں روشیں بنائی گئی ہیں۔ اس کے اندر ایک مکان ہے۔ جس کا رقبہ تقریباً دس مرلہ کے برابر ہے۔ اس میں ایک طرف ایک بہت لمبا چوڑا مصطبہ (چبوترا) بنا ہوا ہے۔ اس کے متعلق یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ یہاں محمد علی صاحب ایرانی (جسے بہائی اصطلاح میں باب کہا جاتا ہے) کے جسم کی ہڈیاں دفن کی گئی ہیں (اگرچہ بہائی مذہب کی رو سے مردہ کا ایک گھنٹہ کی مسافت سے دور لیجانا حرام ہے۔ جیسا کہ بہائیوں کی شریعت الاقدس میں لکھا ہے:۔

حُرِّمَ عَلَيْكُمْ نَقْلُ الْمَيِّتِ أَزْيَدَ مِنْ مَسَافَةِ سَاعَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ ادفنوه بالروح والريحان في مكان قريب ص ۱۳۰) اور یوں بھی باب کا جسم اللہ تعالیٰ نے مُزِّقَ كُلَّ مُمَزَّقٍ کا مصداق بنا دیا تھا۔ اس لئے محققین اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ مزعومہ ہڈیاں کہاں تک باب کی ثابت ہو سکتی ہیں۔

اس مکان کے اندر دوسری طرف عباس بن بہاء اللہ کی قبر ہے۔ جو بالکل زمین سے ہموار ہے۔ اور اس پر ایرانی دری بچھی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی کی وہاں قبر نہیں۔

اس قبرستان کے ایک کونہ میں ایک مکان بھی ہے۔ جس کا رقبہ تین چار مرلہ ہوگا۔ اس کے دروازہ پر لکھا ہے۔ کہ یہ مہمان خانہ ہے جسے کسی ا[illegible] نے بنوایا تھا۔ مگر آج کل اس میں کسی مہمان و[illegible] کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ صرف اس مقبرہ کا محافظ والی جو ایک فلسطین میں پیدا شدہ ایرانی ہے۔ [illegible] میں رہتا ہے ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

بہائیوں نے یہ زمین کس طرح حاصل کرلی۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ یہود کے فلسطین میں آنے سے پہلے فلسطین میں چونکہ زمین کی کوئی قدر و قیمت نہیں تھی۔ اس لئے مذکورہ زمین کا حاصل کرنا ایک معمولی بات تھی۔ آج سے بیس سال پہلے فلسطین میں اچھی قابل زراعت زمین آٹھ دس پاؤنڈ میں ایک گھماؤں فروخت ہوتی تھی۔ پہاڑی زمین کی تو کوئی قیمت ہی نہیں تھی۔ ہمارے کبابیر (واقعہ حیفا) کے احمدی احباب کے بزرگوں نے آج سے بیس سال پہلے تقریباً چار پانچ مربع میل پہاڑ اسی پاؤنڈ میں فروخت کر دیا تھا۔ مگر آج کل اسی پہاڑ کی زمین ۰۰۰ پاؤنڈ فی کنال کے حساب سے فروخت ہوتی ہے۔ پس عباس صاحب کا اس قدر زمین خرید لینا چند روپیوں کی بات تھی۔ وبس۔

یہ تو حیفا میں بہائیوں کے مادی مرکز کی حقیقت ہے (یعنی حیفا میں ان کا ایک مکان ہے۔ اور ایک مقبرہ۔ اور اگر اسی چیز کا نام مرکز ہوتا ہے۔ تو بہائی اس پر جس قدر چاہیں فخر کریں۔ لیکن عقلمندوں کے نزدیک یہ رونے کا مقام ہے۔ کہ بہاء اللہ جیسے عرش خداوندی پر بٹھایا جاتا ہے۔ اور وہ شہر جسے بہائیت کا مرکز قرار دیا جاتا ہے۔ اس میں بہائیوں کی حیثیت پرپشہ کے بھی برابر نہیں۔ آئندہ انشاء اللہ بہائیوں کی حیفا میں تعداد وغیرہ کا دلچسپ تذکرہ قارئین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم ہدایات

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت ۱۳۱۹ھ میں نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق جماعتوں کو جو ضروری ہدایات ارشاد فرمائیں۔ جو مکرر شائع کرائی جاتی ہیں۔ تاکہ پوری احتیاط کے ساتھ ان پر عمل کیا جائے:-

اے عزیزو! جو مختلف جہات اور اطراف سے اس مجلس شوریٰ میں جمع ہونے کے لئے آئے ہو۔ ہماری ذمہ واریاں اور ہمارے فرائض ایسے نازک ہیں۔ کہ ان کا خیال کرکے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ وہ نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا کام جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا تھا۔ اب وہ ان کے ہاتھوں سے منتقل ہوکر ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک بلا استثناء وہ شخص ہے۔ جو اس بات کو جانتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ اور تسلیم کرتا ہے۔ کہ ہم اس کام کے اہل نہیں ہیں۔ بلکہ اس کام سے واقف بھی نہیں۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ کہ ہم ایک ایسی عمارت تیار کریں۔ جو دنیوی عمارتوں کے مقابلہ میں روحانی صنعت میں ایسا ہی رتبہ رکھتی ہو۔ جیسے دنیوی عمارتوں میں مثلاً تاج محل۔ مگر ہم تو جھونپڑے بنانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ مزدوروں کے چھپر بنانے کی بھی ہم میں طاقت نہیں۔ کجا یہ کہ ہم وہ عظیم الشان عمارت تیار کریں۔ جسے دیکھ کر اگلے اور پچھلے لوگ حیران رہ جائیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ یہ کام ہماری طرف سے خود ہی کر دے۔ جیسے پرانے قصوں میں بیان کیا جاتا تھا۔ کہ جنات لوگوں کے مکان بنا جایا کرتے تھے۔ ہماری امیدیں بھی اپنے رب پر ایسی ہی ہیں۔ وہ فرضی جن تو لوگوں کے کیا مکانات بناتے تھے۔ البتہ ہم یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ ہمارا رب ہم پر یہ رحم کرے۔ کہ جب ہم سو رہے ہوں۔ تو اپنے فضل سے وہ روحانی عمارت دنیا میں خود بخود کھڑی کر دے۔ اور جب ہم جاگیں۔ یہ دیکھ کر اس کے حضور سجدات شکر بجا لائیں۔ کہ اللہ نے ہم پر رحم کرکے وہ کام خود بخود کر دیا ہے۔ جس کا بجا لانا ہمیں اپنے لئے بالکل ناممکن نظر آتا تھا۔ اور جس کا کرنا ہمیں سخت مشکل دکھائی دیتا تھا۔

مگر جہاں ایک حصہ اس کام کا ایسا ہے۔ جو دعاؤں اور عاجزی اور زاری سے خدا تعالےٰ سے کروایا جا سکتا ہے۔ وہاں اس کام کا ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جو ہمارے ذمہ ہے۔ اور جس کی طرف ہم نگاہ نہ رکھیں گے۔ اور اگر ہم اپنے اس حصہ کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرینگے۔ تو ہم اللہ تعالےٰ کے اس فضل کے کبھی مستحق نہیں ہو سکتے۔ جس کی ہم امید لگائے بیٹھے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ میں نے اسی سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں۔ ان میں بعض منافق بھی مجھے نظر آئے ہیں۔ بعض نہایت کمزور ایمان والے بھی دکھائی دیئے ہیں۔ بعض بڑبولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کرتیں۔ تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے کبھی سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں۔ کہ کون فارغ ہے۔ جسے قادیان بھیجا جا سکتا ہے۔ اور جب نمائندگی کا سوال ہو۔ تو وہ پوچھ لیتی ہیں۔ کہ کیا کوئی فارغ ہے اور کیا وہ قادیان جا سکتا ہے۔ اس پر جو بھی کہہ دے۔ کہ میں فارغ ہوں۔ اسے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا۔ کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ واریاں کتنی وسیع ہیں۔ اور کتنے اہم فرائض ہیں۔ جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا۔ یا صرف اس لئے ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا۔ انہوں نے ان کو نمائندہ بنا کر قادیان بھیج دیا حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے۔ اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے شخص کے متعلق ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائیگا۔

پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے پیغام پہنچاتا ہوں۔ کہ جو کام خدا کا ہے۔ وہ تو بہرحال اسے پورا کریگا۔ مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ہم اس کام کو دیانتداری کے ساتھ سرانجام نہیں دیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔ پس اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو۔ اور نمائندگی کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہے۔ کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے صرف اس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے۔ جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا۔ تو ان کی سبکی ہوگی۔ اس لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا۔ اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی چن لیا ہے۔ جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراضات کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑبولے تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ دولتمند تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے۔ کہ انہیں آگے آنے کا موقع ملے۔ حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے جس کی اہمیت اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے۔ کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے۔ کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے۔ تو یہ مجلس اسکی وفات پر جمع ہو۔ اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرے۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی کمزور ایمان والے لوگ شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی بے نمازی شامل ہوں اگر اس جماعت کے اندر بھی وہ بڑبولے اور معترض شامل ہوں۔ جن کے دل اللہ تعالےٰ کی خشیت سے بالکل خالی ہوں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس مجلس میں بھی پارٹی بازی شروع ہو جائے گی۔ اور کوئی کسی کی طرف جھک جائیگا۔ اور کوئی کسی کی طرف۔ اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہو جائیگا۔ جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعتوں میں پریذیڈنٹ وغیرہ کے انتخاب کے موقعہ پر اس قسم کے جھگڑے [illegible] جایا کرتے ہیں۔ اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پروپیگنڈا کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا حصہ کسی کے متعلق اور انتخاب کے موقعہ پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے۔ کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے۔ وہی پریذیڈنٹ ہو۔ اگر اس قسم کے جھگڑے اور اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں بھی شروع ہو گئی۔ تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہے گی۔ بلکہ ایک ادنیٰ دنیوی انتظام ہوگا۔ جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا۔ اور نہ دنیا کے لئے۔

اس مجلس میں تو ان لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہیئے۔ جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو۔ کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات بھی سننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادھر ادھر کی باتیں سنیں۔ اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔ پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے۔ جو اس دفعہ جماعت نے کی۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ میرے اتنے حصۂ تقریر کو الگ شائع کر دیں۔ اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہیں۔ تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کرکے بھیجا کریں۔ جو تقویٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑھے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے۔ جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ یا فلاں چونکہ بولتا زیادہ ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو۔ تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو۔ تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں۔ اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں۔ تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمر رضؓ و حضرت علی رضؓ کے زمانہ میں بجٹ بنتا ہی نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو کسی وقت ہم مجبوراً اس مجلس کو اڑا دیں تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔

پس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے۔ سوا مگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں۔ جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔ یا بڑ بولے اور معترض ہوں۔ اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقویٰ کو مد نظر نہ رکھا کریں۔ تو یہ ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے چہرے کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے اگر روح نہیں ہوگی تو مردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ خواہ اس کا چہرہ کتنا ہی چمکتا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں۔ جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں۔ اور حسابی معاملات میں بھی اچھی دسترس رکھتے ہوں۔ یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں۔ تو بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو۔ جو حساب نہ جانتا ہو۔ یا ایسے نیک شخص کا انتخاب کرو جو بولنا نہ جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں۔ تو اس کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقاء نہیں۔ بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار کا انتخاب کرو۔ جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑ بولا نہ ہو۔ جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو اور باوجود بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم و فنون کو مد نظر رکھا جائے۔ اور یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ ایک فضول بات ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں۔ اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں کہ مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں کہ جن کے اندر تقویٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں۔ معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلاوجہ ناجائز افترا اور اعتراض کرنے والے ہوں۔ یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں۔ ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیے۔ چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں۔ اور چاہے وہ ۴۴

چرب باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں۔ جن کے اندر دین اور تقویٰ ہے۔ خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جن میں دین اور تقویٰ نہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی لسان اور لیکچرار ہوں۔ اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں۔ ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اور وہ اس مجلس سے جسقدر دور رہیں۔ اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے۔

تمام ہندوستان میں ظہور المصلح الموعود کے سلسلہ میں نہایت کامیاب و شاندار جلسے

لائل پور میں احرار کی شر انگیزی

۲۰ فروری کو جماعت احمدیہ لائل پور کی طرف سے دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں پبلک جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مولوی محمد عبد اللہ صاحب اور شیخ عبد القادر صاحب مولوی فاضل کی تقاریر کا پروگرام تھا۔ جلسہ شروع ہوا ہی تھا کہ احرار کی ایک ٹولی نے شور کرنا شروع کر دیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لاؤڈ سپیکر کے سامنے ہمارے آوازے بیکار ہیں۔ تو وہ ایک پنجابی شاعر کو بلا لائے۔ اس نے احمدیت کے متعلق ایک لغو اور غلیظ نظم پڑھنی شروع کر دی۔ اور احراری گلا پھاڑ پھاڑ کر نعرے لگانا شروع کر دیئے۔ جب یہ حجت بھی بیکار رہی۔ تو انہوں نے جلسہ گاہ پر مجتمع ہو کر حملہ کر دیا۔ شامیانے کی رسیاں کاٹنی شروع کر دیں۔ خدام الاحمدیہ کے بعض نوجوانوں کے منع کرنے پر ایک احراری کلہاڑی لے کر لپکا۔ اور اس کے پیچھے دوسرے احراری آوازے کستے ہوئے دوڑے۔ امیر جماعت احمدی نوجوانوں کو صبر و تحمل کی تلقین کرتے ہوئے واپس لے آئے اور احرار نے اسی کلہاڑی سے شامیانے کی رسیاں کاٹ دیں۔ شامیانہ گر گیا۔ اور احرار بھاگ گئے لیکن شرفاء وہیں ٹھہرے رہے۔ ہمارا جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جاری رہا۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب کی تقریر کے بعد۔ شیخ عبد القادر مولوی فاضل نے تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ شریف الطبع لوگ احرار کے اس نازیبا اور گندے رویہ سے سخت بیزار رہے۔

اخبار "ویر بھارت" مورخہ ۲۵ فروری میں اس جلسہ پر احرار کی کارروائیوں کی رپورٹ مجلس احرار کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ جس میں انہوں نے جہاں اپنی شر انگیزیوں کو تسلیم کیا ہے۔ وہاں دوسری غلط بیانیوں کے ساتھ یہ جھوٹ بھی بولا ہے کہ چند احرار کو پولیس پکڑ کر لے گئی۔ جنہیں بعد میں چھوڑ دیا گیا۔ حالانکہ حقیقت الامر یہ ہے کہ احرار کے اس ہنگامہ کے وقت پولیس وہاں موجود ہی نہ تھی۔ پولیس تو جلسہ کے اختتام پر آئی جب کہ احرار بھاگ چکے تھے۔ (نامہ نگار)

پشاور

جماعت احمدیہ پشاور نے ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء کو یوم مصلح موعود بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں منایا۔ جماعت کے اکثر احباب موجود تھے صوفی غلام محمد صاحب نے بہت عمدگی سے مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں بابو شمس الدین صاحب نے مختصر تقریر کی۔

(ڈاکٹر) فتح دین سکرٹری تبلیغ پشاور

کٹنی۔ سی۔ پی

جماعت احمدیہ کٹنی کا ایک اجلاس ۲۰ ماہ کو منعقد ہوا۔ حضرت مسیح موعود کی وہ تمام پیشگوئیاں اور الہامات جو حضور نے مصلح موعود کے متعلق کئے پڑھ کر سنائے گئے۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (خاکسار نواب الدین)

لجنہ اماء اللہ دہلی

خاکسار کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیگم نذیر احمد صاحب امیر جماعت نے کی۔ پھر خاکسار نے الفضل نمبر حضور کی سالانہ جلسہ کی تقریر کا خلاصہ مصلح موعود کے متعلق پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں بیگم شفیع احمد صاحب مرحوم نے تقریر کی۔ جلسہ میں احمدی خواتین کے علاوہ کافی تعداد میں غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔ تمام حاضرات کی چائے سے تواضع کی گئی۔ (خضر سلطانہ دہلی)

رشی نگر کشمیر

۲۰ ماہ تبلیغ یوم المصلح الموعود کا جلسہ منایا گیا۔ صدر جلسہ محمد عبد اللہ صاحب گنائی تھے۔ خاکسار نے مصلح موعود کی عظیم الشان پیشگوئی پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعد میں دعا کی گئی۔

عبد الجبار سیکرٹری تبلیغ رشی نگر

اودے پور کٹیا ضلع شاہجہانپور

۲۰ فروری ۱۹۴۵ء کو مصلح موعود کا جلسہ منعقد کیا گیا صبح نو بجے ایک گھنٹہ تک مولوی الطاف حسین خان صاحب اور ایک گھنٹہ تک مہاشہ مردان خان صاحب نے تقاریر کیں۔ بعض دوستوں نے نظمیں بھی پڑھیں

ٹوبہ ٹیک سنگھ

۲۰ ماہ بعد نماز مغرب ایک جلسہ زیر صدارت جناب چوہدری فضل کریم صاحب ہیڈ ماسٹر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محمد انور نے کی۔ اس کے بعد عزیز احمد نے ایک نظم پڑھی پھر عبد الرحمن خان نے نظم پڑھی۔ صاحب صدر نے ایک مفصل تقریر کی جس میں جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی اور مصلح موعود کی پیشگوئی کی تشریح فرمائی۔ بعدہ خاکسار نے ایک مختصر تقریر کی۔ جلسہ میں علاوہ جماعت کے مردوں اور عورتوں کے غیر احمدی مرد و عورت بھی موجود تھے۔ جو کہ بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ آخر میں صاحب صدر نے دعا فرمائی۔ اور جلسہ بخیر و عافیت ختم ہوا۔

(خاکسار زعیم انصار اللہ و خدام الاحمدیہ)

محمود آباد سندھ

۲۰ ماہ انجمن احمدیہ محمود آباد کا جلسہ یوم المصلح الموعود مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ منشی فضل الدین صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ خاکسار نے قریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(خاکسار ملک محمد الدین)

بمبئی

جماعت احمدیہ بمبئی نے ۲۰ فروری کو بالاتفاق مندرجہ ذیل قرار داد پاس کی۔

جماعت احمدیہ بمبئی آج کے مبارک دن پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے دلی اخلاص و عقیدت کا ناچیز ہدیہ پیش کرتی اور بمبئی میں احمدیت کی ترقی کے لئے خاص دعا کی درخواست کرتی ہے۔

(عبد اللطیف جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ بمبئی)

کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ

۲۰ فروری کو بعد نماز عشاء ملک بہاول شیر صاحب پریذیڈنٹ جماعت کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مردوں کے علاوہ مستورات بھی شامل ہوئیں۔ سب سے پہلے خاکسار نے تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سبز اشتہار والی پیشگوئی بیان کی۔ آخر میں جماعت کی تربیت کے بارہ میں بھی حضور کی ہدایات بیان کر کے تقریر کو ختم کیا۔ ازاں بعد میاں محمد عبد اللہ صاحب امام الصلوٰۃ نے سابقہ بزرگوں کی پیشگوئیاں بیان کیں۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود کے اس موعود پسر کے بارے میں بیان کی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد دعا کی گئی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ (محمد ابراہیم سکرٹری)

ضرورت رشتہ

ایک تندرست قریشی عمر ۲۱½ سال لڑکے کے لئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکا میڈیکل کالج امرتسر کے چوتھے سال کا امتحان دے رہا ہے۔ اور مئی ۱۹۴۶ء کو M.B.B.S کی انشاء اللہ ڈگری حاصل کرے گا۔ لڑکی کی عمر ۱۷ سال تک اور قریشی سید یا مغل خاندان سے ہو۔ مڈل تک تعلیم کے علاوہ خانہ امور خانگی سے آراستہ ہو۔ (ڈاکٹر حبیب اللہ خاں افریقی دار الرحمت قادیان)

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے بیمار ہے۔ اور دہلی میں ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ پنی سیلین کے ٹیکے کے علاج کو فی الحال ۴۸ گھنٹے کے بعد بند کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ عزیز کو ۱۰۴ تک بخار ہو گیا تھا۔ بےچینی بے حد رہتی ہے۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور خدا تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔

خاکسار بیگم سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ۸ پارک روڈ دہلی

رعایتی اعلان

چند مفید مجربات (صرف ایک بار آزما کر دیکھ لیں)

(۱) صبابیا۔ بچوں کے سوکھے مسان۔ دستوں۔ بدہضمی مقے دیر سے دانت نکلنے اور جلنے کمی خون۔ کمزوری اور دیگر عوارض کیلئے بہت ہی مفید اور آزمودہ دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸/ ؏

(۲) اناثی ۱ بے قاعدہ یا رکے ہوئے ایام کے دور کرنیکے لئے اکسیر قیمت ۲/ ؏

(۳) اناثی ۲ سیلان الرحم لیکوریا اور رحم کے دیگر عوارض کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت ۱/

(۴) القوۃ۔ ہر قسم کی کمزوری کے لئے (اور ہر ایک کے لئے) بہت ہی مفید ہے۔ قبض کو دور کرتی ہے۔ ہاضمہ کو بڑھاتی ہے ہمت پھرتی اور چستی اور خون صالح پیدا کرتی ہے۔ قیمت ۳/۸

(۵) شبابی۔ مردانہ ضعف اور عوارض کے لئے بہت ہی سریع الاثر اکسیر ہے۔ قیمت ۴/۱۲

ایم ہاشمی پوسٹ بکس ۹۰۸۱ کلکتہ

نہایت باموقعہ اراضیات برائے فروخت

قادیان کے مختلف محلوں میں اراضیات برائے فروخت ہیں۔ اس وقت قادیان میں ساٹھ سے ایک صد روپیہ فی مرلہ سے اوپر قیمت محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن ہم قادیان کی آبادی میں ۴۰۔ ۴۵۔ ۵۰ روپیہ فی مرلہ کے حساب اراضی دے سکیں گے۔ بیس اور تیس فٹ کی سڑکوں پر ارزاں اور گراں دونوں قسم کی اراضیات موجود ہیں۔ اکٹھا رقبہ ۸ گھماؤں سے ۱۶ گھماؤں تک یکجائی جس میں کنواں لگا ہوا ہے۔ قابل فروخت ہے۔ قادیان میں اراضیات پر روپیہ لگانا بہترین انوسٹمنٹ ہے۔ پس دوست اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

جو دوست اپنا رقبہ فروخت کرنا چاہیں۔ وہ ہمارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ ہمارا ہر ایک لین دین امور عامہ میں رجسٹرڈ ہوگا۔ پہلے درخواست دینے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

خاکسار خان محمد عبد اللہ خاں دار السلام قادیان

مولوی محمد علی صاحب کے لئے بائیس ہزار روپیہ انعام

(۲۲۰۰۰)

مولوی محمد علی صاحب کی گذشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدیٔ آخر الزمان اور نبی و رسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں۔ اس وقت سے ان کی خوشنودی اور مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر ان کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ "حضرت مرزا صاحب صرف مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افتراء ہے" تو ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتداء میں تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہی کو آپ حق سمجھتے ہو۔ تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو دو سال سے بائیس ہزار روپیہ انعام کے ساتھ چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد دہانی کرا رہے ہیں۔ حق کیا ہے؟ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دورنگی کے کھیل کب تک کھیلتے رہو گے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں۔ اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں۔ ہمارا ن علم سے جملہ ایک لاکھ روپے کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ مع شرائط حلف اردو انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ جو دو آنے کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کر دیا جاتا ہے۔

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

مہیا سامان کی بہتر تقسیم

کنٹرولر جنرل سول سپلائیز اپنے حسب ہدایت سامان کی نکاسی کرانے کے لئے نہ صرف یہ حکم جاری کر سکتا ہے۔ کہ سامان فلاں فلاں لوگوں کے ہاتھ بیچا جائے۔ بلکہ ملک کے بیوپاریوں اور کارخانے داروں کو ۲۱ دن تک کے لئے اپنا مال فروخت کرنے کی ممانعت بھی کر سکتا ہے۔ اس طرح وہ آئندہ بہتر طور پر تقسیم کرنے کے لئے سامان کو روک سکے گا۔

HOARDING + PROFITEERING

HPPO

PREVENTION OR DINANCE

CONTROL

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا

AAA 18.8.1

بواسیر

حفنسم۔ خونی اور بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے بفضل تعالیٰ سو فی صدی یہ دوا کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ قیمت دو روپے ۹ آنے

درد گردہ

علاج گردہ۔ گردہ اور مثانہ میں درد پتھری اور پیشاب رک رک کر آنا۔ یا مثانہ میں پیپ پیشاب کی ہر قسم کی مرض کے لئے از حد مفید ہے قیمت پانچ روپے ۶ آنے

پتھری

سٹون۔ گردہ۔ مثانہ۔ پتہ خواہ کسی حصہ جسم میں ہو سٹون بلا تکلیف خارج کرتی ہے قیمت تین روپے ۱۲ آنے۔ ملنے کا پتہ:۔

دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۴ مارچ - آج ڈیڑھ سو سے زیادہ بھاری امریکن بمباروں نے مریانا کے اڈوں سے اُڑ کر ٹوکیو کے علاقہ پر پھر حملہ کیا۔ جاپانی ریڈیو کا بیان ہے کہ جاپانی وقت کے مطابق ۸ بجے صبح یہ حملہ شروع ہوا۔ اور ۵۰ منٹ تک جاری رہا - اور اس علاقہ کے جنگی ٹھکانوں کی اچھی طرح خبر لی گئی - ابھی تک اس حملہ کا پورا حال معلوم نہیں ہو سکا۔

امریکن فوجیں جنوبی لوزان کے مغربی کنارے کے پاس دو اور چھوٹے جزیروں پر اتر گئی ہیں۔ دشمن نے یہاں بہت معمولی مقابلہ کیا۔ آیو جیما کے شمالی علاقے میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے - امریکن فوج دو علاقوں میں آگے بڑھ گئی ہے - پہلے خبر آئی تھی کہ وہ شمالی کنارے تک پہنچ گئی ہے -

لنڈن ۴ مارچ - پہلی کینیڈین اور نویں امریکن فوج رائن کے مغربی کنارے پر ایک دوسری سے آملی ہیں - جس جگہ دونوں فوجیں ملی ہیں وہاں اتحادی سپاہی بہت بڑی تعداد میں پہنچ رہے ہیں - اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ شمالی رائن لینڈ میں دشمن کی فوجوں کی حالت خراب ہو رہی ہے - بلکہ ان کا صفایا ہی ہو رہا ہے جرمن دریا کے پار پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اتحادی ہوائی جہاز بھاگتے ہوئے جرمنوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلا رہے ہیں - اب رائن کے صرف پانچ پلوں پر دشمن کا قبضہ ہے کولون سے ۱۴ میل دور ایک اور شہر پر قبضہ کر لیا ہے - یہاں سے جنوب کی طرف ساتویں امریکن فوج نے از سر نو حملہ شروع کر دیا ہے۔

ماسکو ۴ مارچ - پومرینیا میں روسی فوجیں بالٹک کے کنارے کی طرف تیز رفتار سے بڑھ رہی ہیں - اور روسی توپوں نے ساحل پر گولہ باری شروع کر دی ہے - جرمنوں کا بیان ہے کہ مارشل زوکاف اور مارشل کونیف کی فوجیں دریائے اوڈر اور نیسے کے درمیان ایک بڑے حملہ کی تیاری کر رہی ہیں۔

لنڈن ۴ مارچ - گزشتہ بارہ راتوں سے مسلسل برلین پر حملوں کا سلسلہ جاری ہے چنانچہ کل بھی حملہ ہوا - کل دن کے وقت ۱۲ ہزار اتحادی طیاروں نے وسطی جرمنی میں مارشلنگ یارڈوں اور تیل صاف کرنے کے کارخانوں پر حملے کئے

ہیلسنکی ۴ مارچ - فنی گورنمنٹ نے ۱۵ ستمبر ۱۹۴۴ء سے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے - اور ایک اعلان شائع کیا ہے - جس میں بتایا ہے کہ جرمنوں سے کہا گیا تھا کہ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۴ء تک اپنی فوجیں فن لینڈ سے ہٹا لیں یا انہیں اتحادیوں کے حوالہ کر دیں۔ مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ خلیج فن لینڈ کے جزیرہ ہاگ لینڈ پر حملہ کر دیا۔ اور ہزاروں فنیوں کو ہلاک و مجروح کر دیا۔

نیویارک ۴ مارچ - امریکہ کے کارخانوں میں ہڑتال کی وبا پھیل رہی ہے - اس وقت تک آٹھ کارخانوں میں ہڑتال ہو چکی ہے - اور ۳۱ ہزار مزدور بیکار ہیں - ان کارخانوں میں ٹینک لاریاں اور طیاروں کے پرزے بنتے تھے۔

پیرس ۴ مارچ - مغربی محاذ پر پہلی کینیڈین اور نویں امریکن فوج کے ایک دوسرے سے مل جانے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ پانچ ڈویژن جرمن فوج محصور ہو گئی ہے۔

نیویارک ۴ مارچ - امریکہ کے وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ جاپان کے پاس اس وقت چالیس لاکھ فوج ہے اور وہ مزید تیس لاکھ فوج بھی میدان میں لا سکتا ہے - اس کے علاوہ وہ اس پوزیشن میں ہے کہ ہر سال اڑھائی لاکھ فوج میدان میں اتار سکے۔

واشنگٹن ۴ مارچ - جاپان کے ایک وزیر امیر البحر کیاشی نے استعفےٰ دے دیا ہے یہ اعتدال پسند طبقہ سے تعلق رکھتا تھا جسے اس وقت پیچھے ہٹانے کی کوشش انتہا پسندوں کی طرف سے ہو رہی ہے

ماسکو ۴ مارچ - روسیوں نے جہازوں کے ذریعہ بالٹک کے محاذ کے ایک مقام پر بہت سی فوج - توپیں - ٹینک اور دوسرا سامان جنگ اتار دیا ہے۔

ماسکو ۴ مارچ - جو روسی فوجیں ڈنزگ اور سٹیٹن کے درمیان بحیرہ بالٹک کی طرف بڑھ رہی ہیں - انہوں نے اس راہ میں جرمن ڈیفنس لائن کو توڑ کر اس میں جو دراڑ پیدا کر لی تھی - اسے اور چوڑا کر لیا گیا ہے - اور کافی مضبوط بھی بنا لیا ہے - مزید اسٹی مقامات دشمن سے چھین لئے گئے ہیں - جرمن فوجیں دیوانہ وار لڑ رہی ہیں -

لنڈن ۴ مارچ - مغربی محاذ پر اتحادی فوجیں لگاتار آگے بڑھ رہی ہیں - اشوالڈ جنگل کے شرقی علاقہ میں جرمن سخت مقابلہ کر رہے ہیں - کولون سے اب ہماری فوج پانچ میل سے بھی کم دور ہے - اور ایسا نظر آتا ہے کہ یہاں جرمنوں کی مقابلہ کی سکت ٹوٹ چکی ہے

کلکتہ ۴ مارچ - وسطی برما میں ۱۹ ویں فوج نے سنگو سے دس میل مغرب کی طرف ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے - مانڈلے کے مغرب میں دریائے ایراودی کے کنارے چودھویں فوج اپنے مورچے کو اور پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے - کانگا کی وادی میں اور نیچے کی طرف بڑھ رہی ہے - شمالی برما میں پہلی چینی فوج نے ہساوڈ کے مشرق میں کئی گاؤں دشمن سے چھین لئے - اور لاشیو کی طرف اور بڑھ گئی ہے - کل اتحادی ہوائی جہازوں نے برما سیام ریلوے پر بمباری کی اور ڈوپلوں کو خصوصیت سے نقصان پہنچایا۔

واشنگٹن ۴ مارچ - آج ٹوکیو پر حملہ کے دوران میں امریکن بمباروں نے ہانشو کے جزیرہ کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے - ٹوکیو پر یہ گیارھواں حملہ ہے - اور امریکن بمباروں نے آیو جیما کے شمال میں چیچی جیما میں بھی بمباری کی امریکن فوج اب آیو جیما کے شمالی کنارے کے پاس پہنچ گئی ہے -

لنڈن ۴ مارچ - جنرل آئزن ہاور کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ رائن لینڈ میں جرمن فوج کی حالت ناگفتہ بہ ہے سیگفریڈ لائن اب کوئی دفاعی لائن نہیں رہی۔

واشنگٹن ۴ مارچ - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ بحر الکاہل کی امریکن ہوائی فوج کا کمانڈر جنرل ہارمن و دیگر افسران سمیت ایک طیارہ میں سفر کر رہا تھا - کہ کسی نامعلوم مقام پر طیارہ گر کر پاش پاش ہو گیا - اور سب افسر ہلاک ہو گئے -

چنگکنگ ۴ مارچ - چینی فوجوں نے چالنگ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے - جو کینٹن ہنکاؤ ریلوے پر بہت بڑی جنگی اہمیت کا مقام ہے -

لنڈن ۴ مارچ - کہا جاتا ہے کہ جرمنوں نے ایک اور خفیہ ہتھیار ایجاد کیا ہے - جسے وی ۴ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے - یہ اُڑن بم کی قسم کا ہے - مگر اس سے بہت زیادہ خطرناک اور نقصان رساں - اس بم کو ایک شخص چلاتا ہے - اور بم گرنے کے ساتھ ہی اس کے بھی پرخچے اُڑ جاتے ہیں - کہا جاتا ہے کہ جرمنی کے کئی ہوا بازوں نے اسے چلانے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں

دربھنگہ — صوبہ بہار کے مسلمانوں کا مشاورتی جلسہ دفتر آل انڈیا سیرت کانفرنس دربھنگہ میں منعقد ہوا - جس میں باتفاق یہ تجویز پاس ہوئی کہ ۲۰ اپریل سے ۲۷ اپریل تک آل انڈیا سیرت کانفرنس دربھنگہ میں منعقد کی جائے - اس سلسلہ میں پوری تیاریاں شروع ہو گئی ہیں -